السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ادارہ میں کسی خاتون نے یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تعلیم حاصل کرنے کےلیے جوتلامذہ آتے تھے آپ ان کے متعلق اپنی بھانجیوں اور بھتیجیوں کو کہتی تھیں کہ تم انہیں دودھ پلا دوتاکہ میرے ہاں آنے جانے میں دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے اوران سے میرا شرعی حجاب اٹھ جائے، ہمارے ہاں خواتین میں یہ مسئلہ زیربحث ہے اورالجھن کا باعث بنا ہوا ہے، قرآن حدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کا وہ دودھ جواجنبی سے رشتہ پر اثرانداز ہوتا ہے اس کی دو شرائط حسب ذیل ہیں:

1) بچہ کم ازکم پانچ مرتبہ دودھ پیئے، ایک دو دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی ہے، اس کی وضاحت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث میں ہے۔[1]

2) بچہ اس عمر میں دودھ پیئے جب اس کی غذا کا انحصار صرف دودھ پر ہو، حدیث میں ہے کہ صرف وہی رضاعت حرمت ثابت کرتی ہے جو انتڑیوں کو کھول دے اور دودھ چھڑانے کی مدت (دو سال کی عمر) سے پہلے ہو۔[2]
اس ضابطہ سے ایک استثنائی صورت احادیث میں بیان ہوئی ہے: حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سالم رضی اللہ عنہ کو ہم نے لے پالک بنایا تھا، اب اس کے متعلق قرآن نے جو حکم دیا ہے وہ آپ کو معلوم ہے لیکن وہ ہمارے گھر میں ہمارے ساتھ ہی رہتا تھا اور وہ بالغ ہوچکا ہے، میرے شوہر کو اس کا گھر میں آنا جانا ناگوار گزرتا ہے، ہماری الجھن کو حل فرمائیں، آپ نے فرمایا تم اسے اپنا دودھ پلا دو، اس نے کہا کہ وہ تو بڑا ہوچکا ہے، آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ وہ بڑا ہوچکا ہے، تم اسے دودھ پلا دو۔ چنانچہ اس حکم کے بعد حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا نے سالم رضی اللہ عنہ کو پانچ مرتبہ دودھ پلا دیا پھر وہ اس کے بچے کی طرح ہوگیا اور حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی ناگواری بھی دور ہوگئی۔[3]

اس حدیث کو بنیاد بنا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جس آدمی کے متعلق اپنے پاس آنے جانے میں شرعی حجاب محسوس کرتیں اوراسے وہ آدمی پسند ہوتا تو اپنی بھانجیوں کو حکم دیتیں کہ تم اسے پانچ مرتبہ دودھ پلا دو اگرچہ وہ عمر میں کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔[4]

لیکن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور دیگرازواج مطہرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس موقف سے اتفاق نہ کیا اوروہ اس قسم کی رضاعت کو غیر موثر خیال کرتیں تھیں، ان کا کہنا تھا کہ اگر بچہ گود میں رہتے ہوئے دودھ پیئے تو رضاعت سے حرمت ثابت ہوگی وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں اللہ کی قسم! ہمارے خیال کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے متعلق اجازت دی تھی تاکہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہ اسے دودھ پلا کر اپنا بیٹا بنالے، اللہ کی قسم! اس عمر میں دودھ پینے والا کوئی شخص نہ ہمیں دیکھ سکے گا اور نہ ہی ہم اسے اپنے پاس آنے کی اجازت دیں گی۔[5]

سوال میں ذکر کردہ بات صحیح نہیں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے تلامذہ کے متعلق یہ موقف رکھتی تھیں، بہرحال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ موقف تھا کہ بڑی عمر میں دودھ پینے سے بھی رضاعت ثابت ہوجاتی ہے لیکن جمہور اہل علم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ صرف دو سال سے کم عمر میں پلائے گئے دودھ سے ہی حرمت ثابت ہوگی جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے، انہوں نے درج ذیل وجوہ کی بنا پر اپنے موقف کو راجح قرار دیا ہے۔

1) دو سال کی عمر میں دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہونے کے متعلق متعدد احادیث ہیں جب کہ بڑے لڑکے کو دودھ پلانے کے متعلق صرف حضرت سالم رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ ہے جس میں عموم کا کوئی پہلو نہیں۔

2) ازواج مطہرات نے بھی اسی موقف کو اختیار کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس معاملہ میں انہوں نے اختلاف کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگرازواج مطہرات

3) احتیاط کا پہلو بھی اسی میں ہے کہ بڑے آدمی کی رضاعت کا اعتبار نہ کیا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے زندگی میں بہت سی الجھنیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

4) بڑے آدمی کو دودھ پلانے سے جسم کا گوشت پوست نہیں بنتا ہے حالانکہ ان چیزوں کو احادیث میں حرمت کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

5) ممکن ہے کہ یہ معاملہ صرف حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہو کیونکہ یہ چیز صرف اسی قصہ میں موجود ہے، ازواج مطہرات نے بھی اس امر کو بیان کیا ہے۔

6) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رضاعت اس وقت معتبر ہوگی جب بھوک کے وقت دودھ پیا جائے۔''[6]

ہمارے رجحان کے مطابق محتاط موقف یہ ہے کہ دودھ پلانے کے مسئلہ میں بچپن کا ہی اعتبار کیا جائے گا ہاں اگر حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا جیسا مسئلہ درپش ہو مثلاً ایک آدمی جو انتہائی تعلق دار ہے، اس کا کسی عورت کے پاس جانا ضروری ہو اوراس عورت کا اس سے پردہ کرنا بھی دشوار ہو تو ایسے حالات میں اگر بڑی عمر کے آدمی کو کسی عورت نے دودھ پلا دیا تو پردہ اٹھا دینے کی حد تک اس کا دودھ قابل تاثیر ہوگا۔ نیز اس قسم کی ضرورت کو آدمی اور عورت تک ہی محدود رکھا جائے، ایسی صورت کے علاوہ دودھ پینے کے قابل تاثیر مدت دو سال تک ہی ہوگی، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح کا موقف اختیار کیا ہے۔[7]

بہر حال اس مسئلہ میں وسعت کی قطعاً گنجائش نہیں ہے ہر صورت میں احتیاط کا پہلو مد نظر رکھا جائے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

---

[1] صحیح مسلم، الرضاع: ۱۴۵۲۔

[2] ترمذی: ۱۱۵۲۔

[3] ابوداود، النکاح: ۲۰۶۱۔

[4] ابوداود، حوالہ مذکور۔

[5] نسائی، النکاح: ۳۳۲۶۔

[6] صحیح بخاری، النکاح: ۵۱۰۲۔

[7] مجموع الفتاویٰ، ص: ۶۰، ج ۳۴۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:326

محدث فتویٰ